روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10
الفضل
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
بدھ 17 فروری 2010ء 2 ربیع الاول 1431 ہجری 17 تبلیغ 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 39

ہدایت کے طلب گار

اور وہ لوگ جو ہمارے بارہ میں کوشش کرتے ہیں ہم ضرور انہیں اپنی راہوں کی طرف ہدایت دیں گے اور یقیناً اللہ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ ﴿العنکبوت:70﴾

رفقاء حضرت مسیح موعود کا اللہ پر کامل توکل، خالص محبت اور خدا کی تائیدونصرت کی جھلک

انسان کے نیک اعمال فساد، دکھلاوے اور تکبر سے پاک اور صدق ووفا سے بھرے ہونے چاہئیں

اپنے علم پر غرور اور نہ اپنے عمل پر کوئی ناز کریں اور خدا تعالیٰ کے آستانہ پر ہر وقت جھکے رہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 12 فروری 2010ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 12 فروری 2010ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے بعض رفقاء کے ایسے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے جن میں ان کا اللہ تعالیٰ پر کامل یقین، توکل علی اللہ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص محبت کے تعلق کی نمایاں جھلک نظر آتی ہے اور پھر اللہ تعالیٰ بھی ان کے لئے عجیب غیرت کے نمونے دکھاتا اور ان پر اظہار فرماتا رہا۔

حضور انور نے ضمناً فرمایا کہ پردہ کے متعلق یہ شوشہ چھوڑا گیا ہے کہ عورتوں کے لئے پردہ لازمی ہونے کا قرآن کریم میں کہیں ذکر نہیں اور پردے کا حکم صرف نبی کی بیویوں کے لئے تھا۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایسا ہرگز نہیں بلکہ قرآن کریم میں سورۃ الاحزاب میں جہاں نبی کی بیویوں کیلئے حکم ہے وہاں عام مومنوں کیلئے بھی حکم ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے، اے نبیؐ! اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی بیویوں سے کہہ دے کہ جب وہ باہر نکلا کریں تو اپنی چادر سروں پر گھسیٹ کر اپنے سینوں تک لے آیا کریں۔

حضور انور نے رفقاء کے جو واقعات بیان فرمائے ان کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ علم وفضل میں بلند مقام رکھتے تھے، علم کے میدان میں مقابلہ ہوا تو انہیں فوقیت بخشی گئی، دعوت الی اللہ کے میدان میں نصرت الٰہی کے وعدے ان کے حق میں پورے ہوئے، مباحثوں کے نتیجے میں انہیں غلبہ دیا گیا۔ غرضیکہ ہر موقع پر خدا تعالیٰ کی تائید ونصرت کا ہاتھ ان کے شامل حال رہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں کہ میرا خدا ہمیشہ میرا خزانچی رہا ہے کیونکہ میرا توکل ہمیشہ خدا پر رہا ہے اور وہی قادر ہر وقت میری مدد کرتا رہا ہے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے مبارک ارشادات پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں اس تعلیم کو پیش کرتا ہے جس کے ذریعے اور جس پر عمل کرنے سے اسی دنیا میں دیدار الٰہی میسر آ سکتا ہے پس چاہئے کہ انسان ایسے نیک عمل کرے جس میں کسی قسم کا فساد نہ ہو یعنی عمل اس کے نہ لوگوں کو دکھلانے کے لئے ہوں اور نہ ان کی وجہ سے دل میں تکبر پیدا ہو اور نہ وہ عمل ناقص اور ناتمام ہوں اور نہ ان میں کوئی ایسی بدبو ہو جو محبت ذاتی کے برخلاف ہو بلکہ چاہئے کہ صدق اور وفاداری سے بھرے ہوئے ہوں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ چاہئے کہ ہر ایک قسم کے شرک سے پرہیز ہو اور نہ دنیا کے اسباب کو ایسی عزت دی جائے اور ایسا ان پر بھروسہ کیا جائے کہ گویا وہ خدا کے شریک ہیں اور نہ اپنی ہمت اور کوشش کو کچھ چیز سمجھا جائے کہ یہ بھی شرک کے قسموں میں سے ایک قسم ہے بلکہ سب کچھ کر کے یہ سمجھا جائے کہ ہم نے کچھ نہیں کیا۔ اپنے علم پر غرور کیا جائے اور نہ اپنے عمل پر کوئی ناز بلکہ اپنے تئیں فی الحقیقت جاہل اور کاہل سمجھیں اور خدا تعالیٰ کے آستانے پر ہر ایک وقت روح گری رہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ دعاؤں کے ساتھ اس کے فیض کو اپنی طرف کھینچا جائے اور اس شخص کی طرح ہو جائیں کہ جو سخت پیاسا اور بے دست و پا ہے اور اس کے سامنے ایک چشمہ نمودار ہوا ہے، نہایت صافی اور شیریں۔ پس اس نے اُفتاں و خیزاں بہرحال اپنے تئیں اس چشمے تک پہنچا دیا اور اپنے لبوں کو اس چشمے پر رکھ دیا اور علیحدہ نہ ہوا جب تک سیراب نہ ہوا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو عاجزی میں بڑھاتے ہوئے توکل میں بڑھائے، ایمان میں ترقی بخشے، علم وعمل میں ترقی کرنے والے ہوں اور تکبر اور دنیاداری سے ہم ہمیشہ بچتے رہیں۔ جو سلوک اپنی مدد اور نصرت کا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے رفقاء کے ساتھ روا رکھا، ہمیں بھی ایسے عمل کی توفیق دے کہ ہم اس میں سے حصہ لیتے رہیں اور ہمیشہ اس چشمے سے سیراب ہونے کی کوشش کرتے رہیں۔ آمین

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ وجگر مورخہ 18 فروری 2010ء کو صبح 10:00 بجے آؤٹ ڈور گراؤنڈ فلور میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔

اسی طرح مورخہ 21 فروری 2010ء کو مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب آرتھوپیڈک سرجن آؤٹ ڈور گراؤنڈ فلور میں اور مکرمہ ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ گائناکالوجسٹ بیگم زبیدہ بانی ونگ میں مریضوں کا معائنہ کریں گی۔

ضرورت منداحباب وخواتین سے گزارش ہے کہ ان ڈاکٹرز صاحبان کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی رجسٹریشن کروالیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ضرورت اساتذہ

نظارت تعلیم کے ادارہ ''ناصر ہائی سکول'' دارالیمن وسطی ربوہ کو مندرجہ ذیل مضامین کیلئے خدمت کا شوق رکھنے والے احمدی مرد اساتذہ کی ضرورت ہے مذکورہ اہلیت کے حامل احمدی اساتذہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنی درخواستیں بنام ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ مصدقہ از صدر محلّہ /امیر جماعت مع اپنی اسناد کی نقول مورخہ 28 فروری 2010ء تک نظارت تعلیم میں جمع کروادیں۔ واقفین نو میں سے اگر کوئی اس معیار پر پورا اترتے ہوں تو ان کی درخواست کو ترجیحاً زیر غور لایا جائے گا۔

فزکس، بیالوجی، کیمسٹری اور ریاضی کے مضامین کیلئے ایم ایس سی / بی ایس سی، مطالعہ پاکستان کیلئے ایم اے اور انگریزی کیلئے ایم اے/بی اے+ ڈپلومہ تعلیمی قابلیت ہوگی۔ تجربہ کو ترجیح دی جائے گی۔

(نظارت تعلیم)

مشعل راہ

عہدیداران کو نرمی اور محبت سے کام کرنا چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 5 دسمبر 2003ء میں فرماتے ہیں۔

جیسے جیسے یہ سلسلہ وسیع تر ہوتا چلا جارہا ہے، نظام جماعت کو چلانے والے کارکنان اور عہدیداران کی ذمہ داریاں بھی زیادہ بڑھتی چلی جارہی ہیں۔ انہیں تسبیح اور استغفار کی طرف توجہ کرنے کی زیادہ ضرورت ہے......... کا جو حکم ہے اس طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اور یہی چیز ان کو زیادہ احساس دلا رہی ہے، یا کم از کم احساس دلانا چاہئے کہ اپنی طبیعتوں میں نرمی پیدا کرنے کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دینے کے احساس کو زیادہ ابھارنے کی ضرورت ہے۔ نظام جماعت کی ذمہ داری ادا کرتے وقت اپنی اناؤں اور خواہشات کو مکمل ختم کر کے خدمت سرانجام دینے کی طرف توجہ کرنے کی زیادہ ضرورت ہے اور پہلے سے بڑھ کر ضرورت ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر غصہ میں آجانے کی عادت کو عہدیداران کو ترک کرنا ہوگا اور کرنا چاہئے۔ جماعت کے احباب سے پیار، محبت کے تعلق کو بڑھانے، ان کی باتوں کو غور اور توجہ سے سننے اور ان کے لئے دعائیں کرنے کی عادت کو مزید بڑھانا چاہئے۔ تبھی سمجھا جاسکتا ہے کہ عہدیداران اپنی ذمہ داریاں مکمل طور پر ادا کر رہے ہیں یا کم از کم ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ میں عہدیدار سٹیجوں پر بیٹھنے یا رعونت سے پھرنے کے لئے نہیں بنائے جاتے بلکہ اس تصور سے بنائے جاتے ہیں کہ قوم کے سردار قوم کے خادم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جماعت کو اکٹھا رکھنے کے لئے ایک رہنما اصول اس آیت میں بتا دیا ہے جو میں نے تلاوت کی ہے۔ تو اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خوبی کی وجہ سے کہ آپ کے دل میں لوگوں کے لئے نرمی اور محبت کے جذبات تھے لوگ آپ کے اردگرد اکٹھے ہوتے تھے اور آپ کے پاس آتے تھے تو پھر میں اور آپ، ہم کون ہوتے ہیں جو محبت اور پیار کے جذبات لوگوں کے لئے نہ دکھائیں اور امید رکھیں کہ لوگ ہماری ہر بات مانیں۔ ہمیں تو اپنے آقا کی اتباع میں بہت بڑھ کر عاجزی، انکساری، پیار اور محبت کے ساتھ لوگوں سے پیش آنا چاہئے۔ کیونکہ خلیفہ وقت کے لئے تو ہر ملک میں، ہر شہر میں یا ہر محلے میں جا کر لوگوں کے حالات سے واقفیت حاصل کرنا مشکل ہے۔ یہ نظام جماعت قائم ہے جیسا کہ میں نے بتایا کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مضبوط بنیادوں پر قائم ہو چکا ہے۔ وہ تمام عہدیدار چاہے ذیلی تنظیموں کے عہدیدار ہوں چاہے جماعتی عہدیدار ہوں، خلیفہ وقت کے نمائندے کے طور پر اپنے اپنے علاقہ میں متعین ہیں اور ان سے یہی امید کی جاتی ہے اور یہی تصور ہے کہ وہ خلیفہ وقت کے نمائندے ہیں۔ اگر وہ اپنے علاقہ کے احمدیوں کے حقوق ادا نہیں کر رہے، ان کی غمی و خوشی میں شریک نہیں ہو رہے، ان سے پیار محبت کا سلوک نہیں کر رہے، یا اگر خلیفہ وقت کی طرف سے کسی معاملہ میں رپورٹ منگوائی جاتی ہے تو بغیر تحقیق کے مکمل طریق کے جواب دے دیتے ہیں یا کسی ذاتی عناد کی وجہ سے، جو خدا نہ کرے ہمارے کسی عہدیدار میں ہو، غلط رپورٹ دے دیتے ہیں تو ایسے تمام عہدیدار گنہگار ہیں۔ ابھی گزشتہ دنوں بغیر مکمل تحقیق کے ایک رپورٹ چند احمدیوں کے بارے میں مقامی جماعت کی طرف سے مرکز میں آئی کہ انہوں نے فلاں فلاں جماعتی روایات سے ہٹ کر کام کیا ہے اور جماعتی قواعد کے مطابق اس کی سزا اخراج از نظام جماعت تھی۔ جب مرکزی دفتر نے مجھے لکھا اور ان اشخاص کو اخراج از نظام جماعت کی سزا ہوگئی۔ تو جن کو سزا ہوئی تھی انہوں نے شور مچایا کہ ہمارا تو اس کام سے کوئی واسطہ ہی نہیں، ہم تو بالکل معصوم ہیں اور کسی طرح بھی ہم ملوث نہیں ہیں۔ تو پھر مرکز نے نئے سرے سے کمیشن خود مقرر کیا اور تحقیق کی تو پتہ چلا کہ صدر جماعت نے بغیر مکمل تحقیق کے رپورٹ کر دی تھی اور اب صدر صاحب کہتے ہیں غلطی سے نام چلا گیا۔ یعنی یہ تو بچوں کا کھیل ہوگیا کہ ایک معصوم کو اتنی سخت سزا دلوا رہے ہیں اور پھر بھولے بن کر کہہ دیا کہ غلطی سے نام چلا گیا۔ تو ایسے غیر ذمہ دار صدر کو تو میں نے مرکز کو کہا ہے کہ فوری طور پر ہٹا دیا جائے۔ اور آئندہ بھی جو کوئی ایسی غیر ذمہ داری کا ثبوت دے گا اس کو پھر تا زندگی کبھی کوئی جماعتی عہدہ نہیں ملے گا۔ ایسے شخص نے ہمیں بھی گناہگار بنوایا۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔

(روزنامہ الفضل 22 مارچ 2004ء)

مکرم حمید اللہ ظفر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ گھانا

سترھویں سالانہ تقریب تقسیم انعامات جامعہ احمدیہ گھانا

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جامعہ احمدیہ گھانا کو مورخہ 27 دسمبر 2009ء کو اپنی سترھویں سالانہ تقریب تقسیم انعامات و سندات منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس تقریب کے پیش نظر جامعہ احمدیہ کو خوبصورت جھنڈیوں، بینرز اور آرائشی گیٹ سے آراستہ کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ ان 17 ممالک کے جھنڈے بھی لہرائے گئے تھے جن سے تعلق رکھنے والے طلبہ جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہیں۔

اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم الحاج مولوی محمد یوسف یاؤسن صاحب نائب امیر اول تھے۔ تقریب کے باقاعدہ آغاز سے قبل مہمان خصوصی نے لوائے احمدیت لہرایا اور دعا کروائی۔ تلاوت قرآن کریم اور حضرت اقدس مسیح موعود منظوم کے کلام سے تقریب کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ اس کے بعد خاکسار نے تفصیلاً سالانہ رپورٹ پیش کی۔ اس رپورٹ کے چند نکات قارئین کی خدمت میں پیش ہیں۔

اس وقت جامعہ احمدیہ گھانا میں 17 ممالک کے 147 طلبہ زیر تعلیم ہیں جنہیں کل 12 مختلف مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔ امسال جامعہ احمدیہ سے کل 35 طلبہ اپنی تعلیم مکمل کر چکنے کے بعد میدان عمل میں جانے کے لئے تیار ہیں۔ اسی طرح جنوری 2010ء سے شروع ہونے والے نئے تعلیمی سال کے لئے جامعہ اور مدرسۃ الحفظ کے نئے طلبہ کے داخلے مکمل ہو چکے ہیں۔

طلبہ کی علمی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کیلئے مجلس علمی وارشاد کے نام سے ایک شعبہ قائم ہے۔ اس شعبہ کے تحت دوران سال چھ علمی مقابلے جامعہ اور مدرسۃ الحفظ کے طلبہ کے درمیان بطور انفرادی مقابلہ جات کے کروائے گئے علاوہ ازیں تین کوئز پروگرام گروپس کے مابین منعقد ہوئے اور مختلف مواقع کی مناسبت سے سیمینارز اور جلسے منعقد کئے گئے۔ طلبہ کی جسمانی صلاحیتوں کو صیقل کرنے کیلئے شعبہ کھیل کے تحت دوران سال کل 21 انفرادی و اجتماعی ورزشی مقابلے کروائے گئے۔

صد سالہ خلافت جوبلی کے حوالہ سے جامعہ احمدیہ کو دوسرا سوونیئر جو کہ صد سالہ خلافت جوبلی کے جلسہ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی گھانا تشریف آوری اور سارے دورے کی مکمل تفصیل پر مشتمل ہے تیار کرنے کی سعادت ملی۔ جون 2009ء میں جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام دوسری نیشنل تعلیم القرآن کلاس کا کامیابی سے انعقاد ہوا جس میں ملک بھر سے 50 طلباء نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ طلباء جامعہ احمدیہ کو نیشنل شوریٰ اور اجتماع خدام الاحمدیہ میں شمولیت کی توفیق ملی جون میں پہلے سمیسٹر کے اختتام پر طلبہ جامعہ اور رمضان المبارک میں مدرسۃ الحفظ کے طلبہ وقف عارضی کیلئے ملک کی مختلف جماعتوں میں گئے۔

رپورٹ کے بعد جامعہ کے پانچ طلباء نے کورس کی شکل میں نہایت خوش الحانی سے حضرت اقدس مسیح موعود کا عربی قصیدہ فی مدح حضرت رسول مقبول ﷺ

یاعین فیض اللّٰہ و العرفان

پیش کیا۔ اس کے بعد مہمان خصوصی نے علمی اور ورزشی مقابلوں میں پوزیشنز لینے والے طلبہ میں انعامات تقسیم کئے۔ بعدہ مہمان خصوصی نے امسال جامعہ احمدیہ گھانا سے فارغ التحصیل ہونے والے 35 طلبہ کو ڈپلومہ سرٹیفکیٹس عطا کئے۔ اس کے بعد سپاس نامے پیش کئے گئے اور پھر جامعہ کے ایک طالب علم نے حضرت مصلح موعود کا دعائیہ منظوم کلام

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے

ترنم سے پیش کی۔ اس کے بعد مہمان خصوصی نے حاضرین سے خطاب فرمایا اور اختتامی دعا کروائی۔ پھر فوٹو سیشن ہوا۔ نماز ظہر و عصر کے بعد جملہ مہمانوں کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

اس طرح جامعہ کی سالانہ تقریب انتہائی کامیابی کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس تقریب میں نیشنل مجلس عاملہ کے چند ارکان نیشنل صدر مجلس انصار اللہ، نیشنل صدر مجلس خدام الاحمدیہ، بعض مشنریز، ڈاکٹر اکرافو چیفس و دیگر احباب جماعت، مرکزی اسٹاف کی فیملیز اور امسال فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ کے والدین اور عزیز و اقارب بھی شامل تھے۔

تقویٰ شعاری

حضرت ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب فرماتے ہیں کہ ایک احمدی دوست تھرڈ کلاس میں سفر کر رہے تھے۔ راستے میں ان کے ایک ملنے والے ریل میں مل گئے جو سیکنڈ کلاس میں تھے۔ انہوں نے انہیں بلایا اور ایک دو سٹیشن تک وہ ان کے ساتھ ہی سیکنڈ کلاس میں سوار چلے گئے۔ پھر اپنے ڈبے میں آگئے۔ سفر ختم ہوا تو وہ صاحب ٹکٹ دے کر باہر چلے گئے۔ گھر آکر حساب کر کے انہوں نے وہ رقم جو ان سٹیشنوں کے درمیان تھی۔ سیکنڈ اور تھرڈ کے کرایہ کا فرق تھا۔ ایجنٹ این۔ ڈبلیو۔ آر کے نام بھیج دی اور لکھ دیا کہ ایک ضرورت کی وجہ سے اپنے سفر میں دو سٹیشن تک سیکنڈ کلاس میں سفر کر لیا تھا۔ یہ اس کا کرایہ ارسال ہے۔

(الفضل 17 مئی 1994)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ — مطبع: ضیاء الاسلام پریس — مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) — قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

ایک مومن کے لئے سال اور دن اس صورت میں مبارک ہوتے ہیں جب وہ اس کی توبہ کی قبولیت کا باعث بن رہے ہوں اور اس کی روحانی ترقی کا باعث بن رہے ہوں، اس کی مغفرت کا باعث بن رہے ہوں

نئے سال کے پہلے دن کو ہی اِس طرح دعاؤں سے سجاؤ کہ سارا سال قبولیت دعا کے نظارے نظر آتے چلے جائیں

اپنی زندگی کے سال کے پہلے دن کو ہی نہیں بلکہ زندگی کے ہر دن کو بابرکت بنانے کے لئے دعاؤں اور اعمال صالحہ کی ضرورت ہے

حقیقی مومن وہی ہے جو تقویٰ کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے اعمال بجالانے کی کوشش کرے۔ اس دعا کے ساتھ اپنے ہر دن اور ہر سال میں داخل ہو کہ اللہ تعالیٰ اُسے ہمیشہ تقویٰ پہ قائم رکھے اور دین و دنیا کی حسنات سے نوازتا رہے

2010ء کے آغاز پر نئے سال کی مبارکباد۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے ہر احمدی کے لئے یہ سال اور آئندہ آنے والا ہر سال مبارک فرماتا چلا جائے

خطبہ جمعہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ یکم جنوری 2010ء بمطابق یکم صلح 1389 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ، سورۃ فاتحہ اور سورۃ الحدید آیت 29 کی تلاوت کے بعد فرمایا

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے سال 2010ء کا پہلا دن ہے اور اس پہلے دن میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں جمعہ کے دن داخل کیا ہے جو دنوں میں سے ایک بہت مبارک دن ہے۔

اس لحاظ سے سب سے پہلے تو مَیں آپ سب کو نئے سال کی مبارکباد دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے ہر احمدی کے لئے یہ سال اور آئندہ آنے والا ہر سال مبارک فرماتا چلا جائے۔

ہم ہر سال کی مبارکباد ایک دوسرے کو دیتے ہیں لیکن ایک مومن کے لئے سال اور دن اس صورت میں مبارک ہوتے ہیں جب وہ اس کی توبہ کی قبولیت کا باعث بن رہے ہوں اور اس کی روحانی ترقی کا باعث بن رہے ہوں، اس کی مغفرت کا باعث بن رہے ہوں۔ حضرت مسیح موعود نے بھی ایک جگہ فرمایا ہے کہ اصل عید اور خوشی کا دن اور مبارک دن وہ ہوتا ہے جو انسان کی توبہ کا دن ہوتا ہے۔ اس کی مغفرت اور بخشش کا دن ہوتا ہے۔ جو انسان کو روحانی منازل کی طرف نشاندہی کروانے کا دن ہوتا ہے۔ جو دن ایک انسان کو روحانی ترقی کے راستوں کی طرف راہنمائی کرنے والا دن ہوتا ہے۔ جو دن حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے والا دن ہوتا ہے۔ جو دن اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کو بروئے کار لانے کی طرف توجہ دلانے والا دن ہوتا ہے۔ جو دن اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے عملی کوششوں کا دن ہوتا ہے۔ پس ہمارے سال اور دن اُس صورت میں ہمارے لئے مبارک بنیں گے جب ان مقاصد کے حصول کے لئے ہم خالص ہو کر، اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے ہوئے، اس کے آگے جھکیں گے۔ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔

بیشک آج جمعہ کا دن ہے اور یہ دن بہت بابرکت دن شمار ہوتا ہے اور اس لحاظ سے یہ نیا سال جو آج شروع ہو رہا ہے ایک انتہائی بابرکت دن سے شروع ہو رہا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے بھی اس دن کی اہمیت کے بارے میں بعض ارشادات فرمائے ہیں۔ لیکن ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ باوجود اس کی اہمیت کے جس طرح حقیقی مومن اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے، غیر مومن فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ دن تو وہی ہے۔ ایک مومن اس دن کو اپنی نجات کا باعث بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن غیر مومن صرف یہ جانتا ہے کہ یہ ہفتہ کے سات دنوں میں سے ایک دن ہے۔

ایک مومن آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کو ہمیشہ پیش نظر رکھتا ہے جس کا حدیث میں بھی ذکر آتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے جمعہ کا ذکر کیا اور فرمایا۔ اس میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ جب .... کو ایسا وقت میسر آئے اور وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو جو دعا مانگے قبول کی جاتی ہے۔ آپ نے ہاتھ کے اشارہ سے بتایا کہ یہ وقت بہت ہی مختصر ہوتا ہے۔ (مؤطا امام مالک۔ باب ما جاء فی الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ)۔ پس مومن تو اس دن میں اپنی دعا کی قبولیت کے نظارے دیکھتا ہے اور غیر مومن اپنے لہو و لعب میں لگا ہوتا ہے۔

سال کا پہلا دن جمعہ کی وجہ سے مومن کے لئے تو اور بھی اہم ہو گیا ہے کہ وہ اس دن کو اپنی دعاؤں سے سجاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے، رات کو بھی اپنی عبادت سے زندہ کرتے ہوئے نئے سال کا استقبال کر رہے ہیں جو انتہائی برکت والے دن سے شروع ہو رہا ہے۔ جبکہ غیر مومن جس کو نہ جمعہ کی اہمیت کا علم ہے، نہ نئے سال کے استقبال کے طریقے کا پتہ ہے، اس کو صرف یہ غرض ہے کہ نئے سال کی پہلی رات اور گزرے سال کی آخری رات کو یہ وقت لہو و لعب، شور شرابا اور شراب کے جام پہ جام چڑھانے میں گزارنا ہے۔

پس خوش قسمت ہیں ہم جو .... میں سے ہیں۔ ہم اس رسول ﷺ کے ماننے والے ہیں جو سراپا نور تھے اور ہیں۔ جنہوں نے ہمیں خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے راستے دکھائے۔ انسان کو، ایک مومن کو اپنی پیدائش کے مقصد کے حصول کی طرف راہنمائی فرمائی اور راستے دکھائے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے وہ پیارے تھے جن کی پیروی کرنے والوں سے اور آپ کی سنت پر حقیقی رنگ میں چلنے والوں سے اللہ تعالیٰ نے محبت کا اعلان فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’جس کی راہ پر چلنا انسان کو محبوب الٰہی بنا دیتا ہے۔ اس سے زیادہ کس کا حق ہے کہ اپنے تئیں روشنی کے نام سے موسوم کرے۔ اسی لئے اللہ جلّشانہ نے قرآن شریف میں آنحضرت ﷺ کا نام نور رکھا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے .... (المائدہ: 16) یعنی تمہارے پاس خدا کا نور آیا ہے‘‘۔

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ نمبر 372)

پس یہ خدا تعالیٰ کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اس نور کی روشنی سے

حصہ لینے والے بنیں۔ اوراس کا ایک بہترین طریق آپ ﷺ نے جمعہ کے دن کی مناسبت سے ہمیں سکھایا ہے تا کہ ہماری دعائیں اللہ تعالیٰ کے حضور قبولیت کا درجہ پائیں۔

ایک حدیث میں حضرت اَوسؓ بن اَوس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دنوں میں سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے۔ اس دن مجھ پر بہت زیادہ درود بھیجا کرو۔ کیونکہ اس دن تمہارا یہ درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب تفریع ابواب الجمعۃ)

خداتعالیٰ آپ کو بتاتا ہے کہ دیکھ اے میرے پیارے محمد ﷺ تیری امت کے لوگ شکرگزاری کے جذبات سے پُر اوراپنے عمال کو قرآنی تعلیم اور تیرے اُسوہ کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتے ہوئے اِس بابرکت دن میں تجھ پر درود بھیج رہے ہیں جس کی ایک خاص اہمیت ہے۔ اس لئے مَیں ان لوگوں سے پیار کا سلوک کرتے ہوئے ان کی دعائیں قبول کرتا ہوں اور پھر مَیں نے بھی ان کو حکم دیا تھا کہ تجھ پر درود بھیجیں کیونکہ اللہ اوراس کے فرشتے بھی تجھ پر درود بھیجتے ہیں۔ جب اِن مومنین نے میرے حکم کی تعمیل کی ہے اور میری رضا کے حصول کے لئے میرے پیارے پر درود بھیجا ہے تو مَیں بھی ایسے عبادت گزاروں کی دعائیں سنتا ہوں اور سنوں گا۔

پس آج کے دُرود اور آج کی گئی دعائیں جب اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوں گی تو اللہ تعالیٰ کے پیار کو سمیٹنے والی ہوں گی۔ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جانے والا دُرود بشرطیکہ خالص ہو کر آنحضرت ﷺ کے عشق میں فنا ہو کر بھیجا جائے آنحضرت ﷺ کی شفاعت سے سج کر پھر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے جب مسیح ومہدی ہونے کا دعویٰ فرمایا اور زمانہ کے امام ہونے کا درجہ پایا تو وہ آنحضرت ﷺ سے سچے عشق اور دُرود کی وجہ سے ہی تھا۔ جس سے پھر نور کے ستون آسمان سے زمین کی طرف آنے لگے اور یہی تلقین حضرت مسیح موعود نے ہمیں بھی جو آپ کی بیعت میں شامل ہیں فرمائی ہے کہ اگر تمہیں میری بیعت میں آنے کا دعویٰ ہے، اگر تمہیں آنحضرت ﷺ سے محبت کا دعویٰ ہے تو خالص ہو کر آنحضرت ﷺ پر درود بھیجو اور اپنی استعدادوں کے مطابق پھر تم بھی اس نور سے حصہ لوگے جو خداتعالیٰ کا نور ہے اور پھر یہی چیز تمہاری دنیا بھی سنوارے گی اور تمہاری آخرت بھی سنوارے گی۔

پھر احادیث میں آج کے دن کی ایک اور اہمیت کا بھی پتہ چلتا ہے۔ یہ مسلم کی حدیث ہے جو حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ......

(مسلم کتاب الجمعة باب فضل یوم الجمعة حدیث 1860) یعنی دنوں میں سے بہترین دن جس میں سورج چڑھتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے۔ اس دن میں آدم پیدا کئے گئے۔ اس دن میں جنت میں لے جائے گئے اور اسی دن جنت سے نکالے گئے۔ پس اس دن میں برکت سمیٹنے کے بھی مواقع ہیں اور سزا یا محرومی بھی ہوسکتی ہے۔ پس آدم کی اولاد کی صوابدید پر ہے کہ اس نے کس گروہ میں شامل ہونا ہے۔ اس دن کے تقدس کا خیال، دعائیں، درود اور اعمال صالحہ جنت میں لے جانے کا باعث بھی بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے نور سے حصہ لینے والے بھی بنائیں گے اور شیطان کے بہکاوے میں آکر باوجود اس دن کی برکت کے جس طرح آدم کو جنت سے نکلنا پڑا یہی اصول ابن آدم کے لئے بھی ہے۔ اگر نیکیوں کی طرف توجہ رہے گی۔ دعاؤں اور دُرود کی طرف توجہ رہے گی تو جنت کی طرف قدم بڑھتے رہیں گے۔ یہ دنیا بھی جنت بن جائے گی اور آخرت میں بھی جنت کی خوشخبری اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ اگر انسان برائیوں میں مبتلا ہوگا تو پھر اللہ تعالیٰ جنت سے نکلنے کی خبر دیتا ہے۔ یہ دنیا بھی پھر جہنم بن جاتی ہے۔ پس اس دن کی اہمیت نیک نیتی سے کئے گئے اعمال صالحہ کے ساتھ مشروط ہے اور ہزاروں ہزار دُرود ہوں اس محسن پر جس نے آدم کی اولاد کو دنیوی اور اخروی جنتوں کے راستے دکھائے جیسا کہ مَیں نے احادیث بیان کرتے ہوئے ذکر کیا ہے کہ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور کی گئی دعائیں اور دُرود ان جنتوں کا وارث بناتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں بھی رکھی ہیں اور آخرت میں بھی رکھی ہیں۔

پس جمعہ کی اہمیت اور جنت میں داخل ہونا یا نکلنا اعمال کے ساتھ مشروط ہے۔ دنیوی اور اخروی جنتوں کا قرآن کریم میں ایک جگہ یوں ذکر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے............ (الرحمن 47:) یعنی جو شخص اپنے ربّ کی شان اور مقام سے ڈرتا ہے اس کے لئے دو جنتیں مقرر ہیں۔ دنیوی بھی اور اخروی بھی۔ حضرت مسیح موعود اس بارہ میں بیان فرماتے ہیں کہ:

''جو شخص خداتعالیٰ کے مقام اور عزت کا پاس کرکے اور اس بات سے ڈر کر کہ ایک دن خدا کے حضور میں پُوچھا جائے گا گناہ کو چھوڑتا ہے اُس کو دو بہشت عطا ہوں گے۔ (1) اوّل اسی دنیا میں بہشتی زندگی اس کو عطا کی جاوے گی اور ایک پاک تبدیلی اس میں پیدا ہو جائے گی اور خدا اس کا متولّی اور متکفل ہوگا۔ (2) دوسرے مرنے کے بعد جاودانی بہشت اس کو عطا کیا جائے گا۔ یہ اس لئے کہ وہ خدا سے ڈرا اور اس کو دنیا پر اور نفسانی جذبات پر مقدم کرلیا''۔

(لیکچر لاہور روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 158)

پس جمعہ کو جب اللہ تعالیٰ اپنے قرب کی تلاش کے موقعے زیادہ مہیا فرماتا ہے تو جو اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے والا ہے وہی حقیقی مومن ہے۔

پس آج اللہ تعالیٰ نے موقع دیا ہے کہ نئے سال کے پہلے ہی دن کو اِس طرح دعاؤں سے سجاؤ کہ سارا سال قبولیت دعا کے نظارے نظر آتے چلے جائیں۔ اپنے لئے دعائیں ہیں۔ اپنے اہل وعیال کے لئے دعائیں ہیں۔ احمدیت (۔) کے لئے قربانیاں کرنے والوں کے لئے دعائیں ہیں۔ جماعت کی ترقی کے لئے دعائیں ہیں۔ جن جگہوں پر ہیں اس ماحول اور معاشرے کے لئے دعائیں ہیں۔ ملک کے لئے دعائیں ہیں۔ ایک مومن تبھی حقیقی مومن بھی کہلاسکتا ہے جب جس ملک میں رہ رہا ہے، جس کا شہری ہے، اس کے لئے بھی دعا کر رہا ہو۔ پس یہ سب فرائض ہیں جو ایک احمدی کے سپرد کئے گئے ہیں اور ان کی ادائیگی انتہائی ضروری ہے۔ احمدیوں کی دعاؤں سے ہی دنیا کی بقا ہے۔ انسانیت کی بقا ہے۔ جنت کے راستوں کی طرف راہنمائی ہے۔ اگر خود ہی ان راستوں کی طرف نہیں چل رہے تو دوسروں کو کیا راستہ دکھائیں گے۔ ہم احمدی تو اس زمانہ کے آدم کے ماننے والے بھی ہیں جو جنت سے نکلنے کے لئے نہیں آیا۔ جو نہ صرف دونوں جنتوں کا وارث بنا بلکہ جنت کی طرف لے جانے کے لئے اُس تعلیم کے ساتھ آیا جو آپؑ کے آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ لائے تھے۔..........

پس اِس نور سے فیض حاصل کرنے کے لئے اپنی زندگی کے سال کے پہلے دن کو ہی نہیں بلکہ زندگی کے ہر دن کو بابرکت بنانے کے لئے دعاؤں اور اعمال صالحہ کی ضرورت ہے جس کی طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ آج اِس سال کے اِس بابرکت دن کو احمدیوں نے اس جذبے کے تحت ہی گزارا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے (۔) میں باجماعت تہجد کی نماز بھی ادا کی گئی ہے۔ اب یہ جذبہ اس پہلے دن میں ختم نہیں ہو جانا چاہئے بلکہ ہر آنے والا دن اس کے اثرات کو ظاہر کرتے چلے جانے والا بنتا چلا جائے۔ ہمارا ہر قدم تقویٰ کی طرف بڑھنے والا ہو۔ رسول پر ایمان مضبوط تر کرنے والا ہو۔ پہلے دن کی اس سلسلہ میں کی گئی کوشش 365 دنوں پر حاوی ہونے والی ہو۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ایک جگہ فرماتا ہے۔ جو آیت مَیں نے تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ وہ تمہیں اپنی رحمت میں سے دوہرا حصہ دے گا اور تمہیں ایک نور عطا کرے گا جس کے ساتھ تم چلو گے۔ اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

یہ ہے ایک مومن کی نشانی، اس کا مقام کہ وہ اس بات پر ایمان نہیں رکھتا کہ آدم اور ابن آدم کی غلطیوں اور گناہوں کا کفارہ ایک شخص کی لعنتی موت ہوسکتی ہے۔ بلکہ ایک حقیقی مومن کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری زندگی ایک مسلسل جدوجہد ہے، مسلسل قربانی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا ہے اور اس پر قائم رہنا ہے۔ حقوق العباد کی طرف توجہ دینا بھی اسی طرح ضروری ہے جس طرح روحانی ترقی کے لئے کوشش، توجہ اور حقوق اللہ کی ادائیگی ضروری ہے۔ اپنی روحانی ترقی کے

ساتھ ساتھ اپنے معاشرے کو گناہوں سے بچانے کی کوشش بھی انتہائی ضروری ہے۔ دنیا کو سمجھانے کی ضرورت ہے کہ نئے سال کا استقبال نشے میں دھت ہونے اور بیہودگیاں کرنے سے نہیں کیا جاتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور پاک دل لے کر حاضر ہونے سے کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے روحانی معیاروں کو بڑھانے کے لئے دعاؤں سے کیا جاتا ہے۔ مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کے لئے قربانیاں کرنے سے کیا جاتا ہے۔ توبہ واستغفار سے کیا جاتا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ اس دنیا کی جہنم سے بھی بچائے اور آخرت کی جہنم سے بھی بچائے۔ ہر ایک خود اپنے عمل کا جوابدہ ہے۔ کوئی کسی کا کفارہ نہیں بن سکتا۔ پس یہ نیک اعمال ہیں جو دنیا کی حسنات سے حصہ دلانے کا بھی باعث بنتے ہیں اور آخرت کی حسنات سے حصہ دلانے کا بھی باعث بنتے ہیں۔ پس یہ تقویٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول کی کامل پیروی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے والی ہوتی ہے جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی کامل پیروی خدا تعالیٰ کا محبوب بناتی ہے اور پھر اللہ تعالیٰ جو دوہرا حصہ دیتا ہے اور نور عطا فرماتا ہے یہ دوہرا حصہ اس دنیا کی بھی حسنات ہیں اور آخرت کی بھی حسنات ہیں۔

حضرت مسیح موعود اس بارہ میں فرماتے ہیں کہ: ''اے ایمان والو! اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے اتقاء کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیر میں فرق رکھ دے گا وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائے گا جس نور کے ساتھ تم اپنی تمام راہوں میں چلو گے یعنی وہ نور تمہارے تمام افعال اور اقوال اور قویٰ اور حواس میں آ جائے گا تمہاری عقل میں بھی نور ہوگا اور تمہاری ایک اٹکل کی بات میں بھی نور ہوگا اور تمہاری آنکھوں میں بھی نور ہوگا اور تمہارے کانوں اور تمہاری زبانوں اور تمہارے بیانوں اور تمہاری ہر ایک حرکت اور سکون میں نور ہوگا اور جن راہوں میں تم چلو گے وہ راہ نورانی ہو جائیں گی۔ غرض جتنی تمہاری راہیں تمہارے قویٰ کی راہیں تمہارے حواس کی راہیں ہیں وہ سب نور سے بھر جائیں گی اور تم سراپا نور میں ہی چلو گے''۔ آپ نے فرمایا کہ ''تقویٰ سے جاہلیت ہرگز جمع نہیں ہو سکتی'' (یعنی تقویٰ اور جاہلیت کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے) ''ہاں فہم اور ادراک حسب مراتب تقویٰ کم و بیش ہو سکتا ہے''۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 178-177)

تقویٰ سمجھ ہے۔ اس کا علم ہے۔ اس کا فہم و ادراک ہے۔ جتنا اس کا اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے وہ اس کے مطابق، اس مرتبے کے مطابق اوپر نیچے ہو سکتا ہے۔ لیکن جہالت اور تقویٰ جمع نہیں ہو سکتے۔ تقویٰ کے مختلف معیار ہیں۔ اس لئے انسان کو کہا گیا ہے کہ تقویٰ کے معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے چلے جاؤ۔ پس چاہے کوئی کم پڑھا لکھا احمدی ہے۔ یا پڑھا لکھا ہے۔ دینی علم رکھنے والا ہے یا کم دینی علم رکھنے والا ہے اگر تقویٰ پر قائم ہے تو جاہلانہ باتوں سے وہ ہمیشہ بچتا رہے گا۔ پس یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جہالت اور تقویٰ کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔ تقویٰ کے معیار بیشک اوپر نیچے ہو سکتے ہیں جیسا کہ میں نے کہا۔ حقیقی مومن وہی ہے جو تقویٰ کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے اعمال بجالانے کی کوشش کرے۔ اس دعا کے ساتھ اپنے ہر دن اور ہر سال میں داخل ہو کہ اللہ تعالیٰ اُسے ہمیشہ تقویٰ پہ قائم رکھے اور دین و دنیا کی حسنات سے نوازتا رہے۔ انسان کے اپنے اعمال ہی ہیں جو اسے حسنات سے نوازتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کا موجب بناتے ہیں یا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بناتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ واضح فرمایا ہے بلکہ کئی جگہ فرمایا ہے کہ ....(سورۃ الفاطر: 19) کہ کوئی بوجھ اٹھانے والی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔ پس جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ اپنی رحمت میں سے ان لوگوں کو دوہرا حصہ دے گا جو تقویٰ پر قائم ہوتے ہیں اور رسول پر ایمان لاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اور آپؐ کے اسوہ پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں تو انہیں پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو دوہرا حصہ ملتا ہے وہ وہ حسنات ہیں جو دنیوی جنتوں کا بھی وارث بناتی ہیں اور اُخروی جنتوں کا وارث بھی بناتی ہیں۔ پھر اس کے لئے خدا تعالیٰ نے ہمیں دعا بھی سکھادی کہ جنتوں کا وارث بننے کے لئے تمہیں دعا بھی کرنی چاہئے۔ کس کس طرح انسان خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ اس کا حق کبھی ادا ہو ہی نہیں سکتا۔ پس ایک ہی طریق ہے کہ انسان مسلسل خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کے آگے جھکا رہے۔ ان حسنات کے لئے، اللہ تعالیٰ نے رحمت سے دوہرا حصہ لینے کے لئے حقیقی مومن کو جو دعا سکھائی ہے اور نشانی بتائی ہے وہ یہ ہے جس کا سورۃ بقرہ میں ذکر ہے کہ............ (البقرۃ: 202) کہ انہی میں سے وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے ربّ! ہمیں دنیا میں بھی حسنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حسنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

پس یہ وہ حقیقی مومن ہیں جو اللہ تعالیٰ سے دنیا کی حسنہ بھی مانگتے ہیں اور آخرت کی حسنہ بھی مانگتے ہیں۔ نئے سال کے شروع ہونے کی دعا میں صرف دنیاوی ترقیات ہی نہیں مانگتے بلکہ روحانی ترقی کے لئے بھی دعا کرتے ہیں۔ صرف اپنی بہتری کے لئے ہی نہیں سوچتے بلکہ دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کے لئے بھی سوچتے اور دعا کرتے ہیں۔ پس تقویٰ پر چلنے والے اور حقیقی مومن جہاں دنیا کی حسنات کی تلاش میں ہوتے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ سے آخرت کی حسنہ کے حصول کی بھی دعا کرتے ہیں تا کہ یہ ہر دو حسنات جو ہیں انہیں آگ کے عذاب سے بچائیں۔ یہ ایک ایسی جامع دعا ہے جو عارضی حسنات کے حصول کے لئے بھی سکھائی گئی ہے اور مستقل حسنات کے حصول کے لئے بھی سکھائی گئی ہے۔

روایات میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا اکثر مانگا کرتے تھے۔............

(صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ باب فضل الدعاء باللّٰھم اتنا فی الدنیا حسنۃ...... حدیث 6735-6736)

یہ دعا ایسی ہے جو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کرتے ہوئے جہاں ایک مومن کو اس دنیا میں آگ کے عذاب سے بچاتی ہے وہاں اس عمل کی وجہ سے جو ایک مومن ان حقوق کی ادائیگی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرتا ہے اگلے جہان میں بھی اُسے آگ کے عذاب سے محفوظ رکھتی ہے۔ اس دنیا میں بھی انسان عَذَابَ النَّار سے گزرتا ہے۔ کئی قسم کے دکھ ہیں۔ حسرتیں ہیں۔ مختلف قسم کی مصیبتیں ہیں۔ جنگیں ہیں۔ یہ سب عَذَابَ النَّار ہی ہیں۔ آگ کے عذاب ہی ہیں۔

آجکل دیکھیں ....افغانستان میں اور بعض دوسرے ممالک میں کیا کچھ ہو رہا ہے۔ اب گزشتہ دنوں کراچی میں ہی جو آگ لگی ہے............اس آگ نے پوری ملک کی معیشت کو تباہ کر دیا۔ صرف ایک شہر کی معیشت تباہ نہیں ہوئی۔ کھربوں کا نقصان ہوا ہے۔ پس آگ کے جو عذاب ہیں وہ اس دنیا میں بھی انسان کے ساتھ ہیں اور اس کے لئے انسان کو پناہ مانگنی چاہئے اور اگر انسان تقویٰ سے عاری ہے، نیک اعمال نہیں۔ اللہ اور بندوں کے حقوق کی ادائیگی نہیں۔ تو ایسے لوگوں کے لئے پھر اللہ تعالیٰ کی بڑے انذار ہیں۔ پس جب انسان دعا کرتا ہے تو حسنات مانگنے کے ساتھ فوراً تقویٰ کی طرف بھی توجہ ہونی چاہئے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ ہونی چاہئے۔ اپنے آپ کو ہر ایسے کام میں ملوث ہونے سے بچانے کی طرف بھی توجہ ہونی چاہئے جس کے نتائج بُرے ہوں اور اس طرف بھی توجہ ہونی چاہئے کہ میں اپنے کسی مخفی گناہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی حسنہ سے محروم نہ رہ جاؤں۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ''توبہ انسان کے واسطے کوئی زائد یا بے فائدہ چیز نہیں ہے۔ اور اس کا اثر صرف قیامت پر ہی منحصر نہیں بلکہ اس سے انسان کی دنیا و دین دونو سنور جاتے ہیں۔ اور اسے اس جہان میں اور آنے والے جہان دونو میں آرام اور سچی خوشحالی نصیب ہوتی ہے۔

دیکھو قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ............(البقرۃ:202)۔ اے ہمارے ربّ ہمیں اس دنیا میں بھی آرام اور آسائش کے سامان عطا فرما۔ اور آنے والے جہان میں آرام اور راحت عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

دیکھو دراصل رَبَّنَا کے لفظ میں توبہ ہی کی طرف ایک باریک اشارہ ہے کیونکہ رَبَّنَا کا لفظ چاہتا ہے کہ وہ بعض اَور ربّوں کو جو اُس نے پہلے بنائے ہوئے تھے ان سے بیزار ہو کر اس ربّ کی طرف آیا ہے۔ اور یہ لفظ حقیقی درد اور گداز کے سوا انسان کے دل سے نکل ہی نہیں سکتا۔ ربّ کہتے ہیں بتدریج کمال کو پہنچانے والے اور پرورش کرنے والے کو۔ اصل میں انسان نے بہت سے

ارباب بنائے ہوئے ہوتے ہیں۔ اپنے حیلوں اور دغابازیوں پر اسے پورا بھروسہ ہوتا ہے تو وہی اس کے ربّ ہوتے ہیں۔ اگر اسے اپنے علم کا یا قوت بازو کا گھمنڈ ہے تو وہی اُس کے رَبّ ہیں۔ اگر اسے اپنے حُسن یا مال و دولت پر فخر ہے تو وہی اُس کا ربّ ہے۔ غرض اس طرح کے ہزاروں اسباب اس کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ جب تک اُن سب کو ترک کر کے اُن سے بیزار ہو کر اس واحد لاشریک سچے اور حقیقی ربّ کے آگے سر نیاز نہ جھکائے اور رَبَّـنَـا کی پُر درد اور دل کو پگھلانے والی آوازوں سے اس کے آستانہ پر نہ گرے تب تک وہ حقیقی ربّ کو نہیں سمجھا۔ پس جب ایسی دلسوزی اور جاں گدازی سے اُس کے حضور اپنے گناہوں کا اقرار کر کے توبہ کرتا اور اُسے مخاطب کرتا ہے کہ رَبَّـنَـا یعنی اصلی اور حقیقی ربّ تو تُو ہی تھا مگر ہم اپنی غلطی سے دوسری جگہ بھٹکتے پھرتے رہے۔ اب مَیں نے ان جھوٹے بتوں اور باطل معبودوں کو ترک کر دیا ہے اور صدق دل سے تیری ربوبیت کا اقرار کرتا ہوں اور تیرے آستانہ پر آتا ہوں۔

غرض بجز اس کے خدا کو اپنا ربّ بنانا مشکل ہے جب تک انسان کے دل سے دوسرے ربّ اور اُن کی قدر و منزلت و عظمت و وقار نکل نہ جاوے تب تک حقیقی ربّ اور اس کی ربوبیت کا ٹھیکہ نہیں اٹھاتا''۔

پھر فرمایا ''بعض لوگوں نے جھوٹ ہی کو اپنا ربّ بنایا ہوا ہوتا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ہمارا جھوٹ کے بدوں گزارہ مشکل ہے۔ بعض چوری و راہزنی اور فریب دہی ہی کو اپنا ربّ بنائے ہوئے ہیں۔ ان کا اعتقاد ہے کہ اس راہ کے سوا ان کے واسطے کوئی رزق کا راہ ہی نہیں۔ سو ان کے ارباب وہ چیزیں ہیں۔ دیکھو ایک چور جس کے پاس سارے نقب زنی کے ہتھیار موجود ہیں اور رات کا موقع بھی اس کے مفید مطلب ہے اور کوئی چوکیدار وغیرہ بھی نہیں جاگتا ہے تو ایسی حالت میں وہ چوری کے سوا کسی اور راہ کو بھی جانتا ہے جس سے اُس کا رزق آ سکتا ہے؟ وہ اپنے ہتھیاروں کو ہی اپنا معبود جانتا ہے۔ غرض ایسے لوگ جن کو اپنی ہی حیلہ بازیوں پر اعتماد اور بھروسہ ہوتا ہے اُن کو خدا سے استعانت اور دعا کرنے کی کیا حاجت؟'' (اپنے حیلوں کو اپنے بہانوں کو اپنے ذرائع کو ہی سب کچھ سمجھتے ہیں ان کی پھر توجہ دعا کی طرف بھی نہیں ہوتی)۔ ''دعا کی حاجت تو اُسی کو ہوتی ہے جس کے سارے راہ بند ہوں اور کوئی راہ سوائے اُس در کے نہ ہو۔ اُسی کے دل سے دعا نکلتی ہے۔ غرض .... ایسی دعا کرنا صرف انہیں لوگوں کا کام ہے جو خدا ہی کو اپنا ربّ جان چکے ہیں۔ اور ان کو یقین ہے کہ ان کے ربّ کے سامنے اور سارے ارباب باطلہ ہیچ ہیں''۔

فرمایا کہ ''آگ سے مراد صرف وہی آگ نہیں جو قیامت کو ہوگی بلکہ دنیا میں بھی جو شخص ایک لمبی عمر پاتا ہے وہ دیکھ لیتا ہے کہ دنیا میں بھی ہزاروں طرح کی آگ ہیں۔ تجربہ کار جانتے ہیں کہ قسم قسم کی آگ دنیا میں موجود ہے۔ طرح طرح کے عذاب، خوف، حُزن، فقر و فاقے، امراض، ناکامیاں، ذلّت و ادبار کے اندیشے۔ ہزاروں قسم کے دکھ۔ اولاد۔ بیوی وغیرہ کے متعلق تکالیف اور رشتہ داروں کے ساتھ معاملات میں اُلجھن۔ غرض یہ سب آگ ہیں۔ تو مومن دعا کرتا ہے کہ ساری قسم کی آگوں سے ہمیں بچا۔ جب ہم نے تیرا دامن پکڑا ہے تو ان سب عوارض سے جو انسانی زندگی کو تلخ کرنے والے ہیں اور انسان کے لئے بمنزلہ آگ ہیں بچائے رکھ''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 144-145۔ جدید ایڈیشن)

اس آیت کی تفسیر میں حضرت مسیح موعود کا یہ ایک بڑا جامع قسم کا اقتباس ہے۔ اَور بھی بہت سارے ہیں لیکن اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ کس کس طرح انسان کو مشکلات آتی ہیں اور اس دعا کا کیا مقصد ہے جس کو سامنے رکھتے ہوئے، ان باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے انسان کو دعا کرنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ دنیا و آخرت کے حسنہ سے نوازتا رہے۔ دنیوی اور اخروی ہر قسم کے آگ کے عذاب سے ہمیں بچائے۔ نیکیوں پر قدم مارنے کی توفیق دے اور یہ سال بھی اور آئندہ آنے والا ہر سال بھی جماعت کے لئے، افراد جماعت کے لئے ہر قسم کے دکھوں اور تکلیفوں سے محفوظ رکھتے ہوئے ہر قسم کی حسنہ لے کر آئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ حقیقی رنگ میں تقویٰ پر چلتے ہوئے اس نور سے حصہ پاتے چلے جانے کی توفیق عطا فرماتا رہے جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ لے کر آئے تھے۔

مکرم احتشام عمیر صاحب

جلسہ سالانہ قادیان کے سفر کی روداد

خدا تعالیٰ کے نہایت فضل اور کرم سے اس عاجز کو 118ویں جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کا موقع ملا۔ یہ سفر 24 دسمبر کو بوقت صبح صادق ربوہ سے شروع ہوا۔ نماز تہجد کے بعد تقریباً ساڑھے چھ بجے قافلہ دعاؤں کے ساتھ ربوہ سے روانہ ہوا۔ امیر قافلہ نے دعا کروائی اور بس میں ہی نماز فجر باجماعت ادا کی گئی دھند کافی زیادہ تھی لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے موٹر وے کھلا تھا جو کہ عموماً دھند میں بند ہوتا ہے تقریباً ساڑھے دس بجے بسوں پر مشتمل قافلہ لاہور واہگہ پہنچ گیا۔ وہاں پہنچے ہی تھے کہ کیا دیکھتے ہیں کہ لاہور جماعت کے اطفال، خدام اور انصار جلسہ سالانہ پر جانے والوں کی خدمت میں کمر بستہ ہیں۔ بسوں سے سامان اتارنے سے لے کر امیگریشن کے تمام پروسیجر سے باب آزادی تک قدم بقدم محنت اور بلند حوصلہ سے خدمت میں مصروف تھے۔ جماعت احمدیہ لاہور نے بہت عمدہ ناشتے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ قانونی کارروائی کے بعد آگے سفر شروع کیا جیسے ہی باب آزادی کراس کیا ہندوستان کے خدام خدمت کے لئے تیار نظر آئے قدم قدم پر راہنمائی اور مشکلات کو آسان کر رہے تھے خدا تعالیٰ ان سب کو اجر و خیر عطا فرمائے اور خاص فضل و رحم فرمائے۔ آمین

اٹاری سے نکلتے ہی انڈین جماعت نے ریفریشمنٹ کا خوب انتظام کیا ہوا تھا۔ وہاں سے ٹکٹ لے کر نماز ظہر و عصر ادا کرنے کے بعد قادیان روانہ ہو گئے۔ سفر کے دوران خدا تعالیٰ کے خاص فضل و کرم اور دعاؤں سے ہر مشکل خود معجزانہ طور پر آسان ہو گئی۔ دل تھا کہ بے تاب ہو رہا تھا کہ کب اس بستی کا نظارہ ہوگا جہاں سے نور مسیح موعود کی شمع روشن ہوئی جس کی روشنی سے آج دنیا جگمگا رہی ہے۔ آخر کار مغرب کے کچھ دیر بعد ہم قادیان پہنچ گئے ابھی قادیان سے کچھ دوری پر تھے کہ منارۃ المسیح کا نظارہ ہوا، نظر نے چوم لیا اور دل سلام کرتا رہا، تمام اہل قافلہ ہاتھ اٹھا کر دعاؤں میں مصروف ہو گئے دعاؤں سے شروع یہ سفر دعاؤں پر ہی ختم ہوا بس اتنے میں ہم جلسہ سالانہ کے استقبالیہ پر تھے۔ رہائش گاہ پر سامان رکھتے ہی رجسٹریشن آفس پہنچے اور جلسہ سالانہ قادیان کے لئے کارڈ حاصل کیا۔

سیکیورٹی کے خدشات کو دور کرنے کے لئے جماعت نے کمپیوٹرائزڈ بار کوڈ سسٹم والے کارڈ جاری کئے جن کو ہر جماعتی عمارت کے باہر کمپیوٹر کے ذریعے خدام چیک کرتے تھے اس کے بعد ہم سیدھے بیت مبارک گئے حجرہ حضرت مسیح موعود اور بیت مبارک میں وہ جگہ جہاں حضور اکثر نماز اور نوافل پڑھتے تھے کھڑکی کے ساتھ شکرانے کے نوافل ادا کئے قادیان کی اس بستی کو جلسہ سالانہ کے موقع پر خوب سجایا گیا تھا۔ خاص طور پر بیت مبارک اور بیت اقصیٰ کو۔ ہر طرف نور ہی نور برپا تھا آنکھوں کی پیاس تھی کہ مٹنے کا نام نہ لے سبحان اللہ اس پاک مسیح کی پاک بستی کی کیا شان ہے۔

رات کے بارہ اوقات ہوں یا دن کے بیوت الذکر نمازیوں سے پُر نظر آتی تھیں ہر کوئی اس بلند شان والے خدا کے آگے گڑگڑا کے دعائیں مانگ رہا تھا اور اپنی اپنی جھولیاں اس کے فضل سے بھرنے میں مشغول نظر آ رہا تھا آج پھر پروانے اس شمع کے گرد جمع تھے جو کہ سو سال پہلے جلائی گئی تھی۔

مقدس مقامات کی زیارت کے بعد جماعت کی وہ عمارات دیکھنے کا موقع بھی ملا جو جماعت کے پاس نہیں۔ تعلیم الاسلام کالج جو کہ اب سکھ نیشنل کالج کے نام سے جانا جاتا ہے کیسی ہی بلند شان اور اعلیٰ عمارت ہے جو قدیم فن تعمیر کی عمدہ مثال بھی ہے جماعت نے تقریباً آج سے ستر سال پہلے قادیان جیسی چھوٹی سی بستی میں کالج کی یہ عمارت بنائی تھی۔ اس وقت جس کی کل آبادی اس وقت چند ہزار ہوگی لوگ دور دور سے یہاں علم حاصل کرنے آتے تھے۔ ہوسٹل کی سہولت بھی موجود تھی اس بستی کے رہنے والے خواہ وہ حضرت مسیح موعود کو نہ ہی مانتے ہوں۔ آج بھی اس بستی سے فیض پا رہے ہیں۔ روحانی فیض کے علاوہ کثیر مال و دولت بھی کما رہے ہیں اپنے کاروبار کو چمکانے کے لئے جلسہ کے انتظار میں بیٹھے نظر آتے تھے۔ اس بستی کی شان کو دیکھ کر ایک سوال جو بار بار ذہن میں آتا تھا کہ کہاں گئے وہ لوگ جو اس وقت جماعت کا نام و نشان مٹانے کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔ جس کے لب پر صبح و شام یہی نعرہ تھا کہ ہم اس جماعت کا نام و نشان دنیا سے مٹا دیں گے ان کو ذلیل و رسوا کر دیں گے۔ پس خدا نے ان کا نام و نشان مٹا دیا۔

آج ان کا نام لینے والا کوئی نہ بچا۔ دار المسیح میں وہ دیوار جو آپ کے چچازاد بھائی نے بنائی تھی۔ تاکہ آپ کے راستے میں رکاوٹ بن سکے۔ بعد میں حکومت کی طرف سے وہ دیوار گرا دی گئی۔ کہاں گئے وہ لوگ جو اس جماعت کے رستوں میں دیواریں بنانے والے جماعت کے راستے بند کرنے والے تھے۔

قادیان میں قیام کے یہ چند دن بہت یادگار تھے۔ جلسہ کی کارروائی، متبرک مقامات کی سیر اور دعائیں کرنے کے بعد بہت سی یادیں لے کر ہم واپس پاکستان لوٹے اور روحانی سیر اور برکتوں کے واقعات گھر والوں کو سنائے جس سے ان کے ایمان بھی تازہ ہو گئے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تکمیل ناظرہ

مکرم عبدالسلام صاحب معلم سلسلہ چوکنانوالی ضلع گجرات تحریر کرتے ہیں۔

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے باسلہ تنویر بنت مکرم تنویر احمد صاحب ترکھا ضلع گجرات کو 10 سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرنے کی توفیق ملی۔ مکرم رفیق احمد خالد صاحب صدر جماعت ترکھانے بچی سے قرآن کریم کے مختلف حصے سنے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز بچی کیلئے مبارک کرے اور نور قرآن سے منور کرے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد صدیق صاحب دارالعلوم غربی صادق تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے داماد مکرم نصیر احمد بھٹی صاحب بعارضہ قلب بیمار ہیں طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں انجیو پلاسٹی کامیابی سے ہو گئی ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم محمد ناصر صاحب ابن مکرم محمد طارق صفدر صاحب کارکن دفتر کمیٹی آبادی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی دادی جان محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم ماسٹر محمد خاں صاحب مرحوم آف ننکانہ صاحب بڑی آنت میں ٹیومر کی وجہ سے شدید علیل ہیں۔ لندن کے سینٹ جارج ہسپتال میں میجر آپریشن ہوا ہے۔ بہت زیادہ کمزوری ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے میری دادی جان کو شفائے کاملہ وعاجلہ والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

مکرم قریشی محمد سعید صاحب رحمٰن کالونی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم شیخ محمد ادریس صاحب مالک Y.I.Press چندریگر روڈ کراچی دل اور گردوں کی وجہ سے بیمار تھے اور ہسپتال میں I.C.U میں داخل تھے۔ مگر اب وارڈ میں شفٹ کر دیئے گئے ہیں اور ہوش میں آ گئے ہیں اور پہچاننے بھی لگ گئے ہیں۔ احباب جماعت سے مکمل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم مبشر احمد خان صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ امۃ الفیاض صاحبہ اہلیہ محترم عبدالغفار خان صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ مورخہ 27 دسمبر 2009ء کو وفات پا گئیں۔ آپ کی عمر 80 برس تھی۔ اسی روز بیت مبارک میں بعد نماز عصر محترم مولانا جمیل الرحمٰن صاحب رفیق پرنسپل جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بفضل اللہ تعالیٰ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد محترم مولانا جمیل الرحمٰن صاحب رفیق نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ محترم ڈاکٹر نور الٰہی بٹ صاحب جہلم کی بیٹی اور محترم عبدالجبار خان صاحب آف سرگودھا کی بہو تھیں۔ پسماندگان میں خاکسار کے علاوہ 2 بیٹے اور 3 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اعلان داخلہ

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی نے داخلہ برائے سمیسٹر بہار 2010ء میں درج ذیل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ پی ایچ ڈی، ایم ایس/ایم فل، ایم ایس سی آنرز، ایم ایس کمپیوٹر سائنس، ایم ایس سی، بی ایس پروگرامز، ایم بی اے، کامن ویلتھ آف لرننگ ایم بی اے/ایم پی اے، ایم اے، ایم ایڈ، پوسٹ گریجوایٹ ڈپلومہ، بیچلر پروگرامز (آرٹس/سائنس) ٹیچرز ٹریننگ پروگرام، اعلیٰ ثانوی سکول سرٹیفکیٹ (انٹرمیڈیٹ) سیکنڈری سکول سرٹیفکیٹ (میٹرک) درس نظامی سرٹیفکیٹ کورسز، ٹیکنیکل اور زرعی کورسز، اوپن ٹیک کورسز شارٹ ٹرم تعلیمی پروگرام اور بی ای (ٹیلی کام) داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری 5 مارچ 2010ء ہے مزید معلومات کیلئے یونیورسٹی کے نزدیکی کیمپس یا ویب سائٹ ملاحظہ فرمائیں۔

www.aiou.edu.pk

(نظارت تعلیم)

جنگ میانی

جنگ میانی سندھ کی تاریخ میں ایک اہم مقام کی حامل ہے۔ یہی وہ جنگ ہے جس کے باعث سندھ انگریزوں کے قبضے میں آیا۔ یہ جنگ 17 فروری 1843ء کو لڑی گئی۔

انگریزوں کی نگاہیں مدتوں سے سندھ پر لگی ہوئی تھیں۔ اٹھارہویں صدی کے آواخر میں سندھ بلوچی امیروں کے قبضے میں تھا۔ خیرپور، میرپور اور حیدرآباد کے امیر عملاً تمام سندھ پر قابض تھے۔ خیرپور کا اثر و رسوخ دوسرے امیروں سے بہت زیادہ تھا۔

1809ء میں میران سندھ اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے درمیان ایک معاہدہ ہوا جس میں طے کیا گیا کہ سندھ اور برطانوی حکومت ایک دوسرے کی دوست رہیں گی ان کے درمیان سفارت قائم رہے گی اور حکومت سندھ فرانس کو سندھ میں داخل نہیں ہونے دے گی۔

مگر خود انگریزوں ہی نے اس معاہدے کی پامالی کی اور میران سندھ کی مرضی کے خلاف سندھ کے دریاؤں کے ذریعے سفر اختیار کیا۔ مگر 1832ء میں ایک اور معاہدے کے ذریعہ جو میرپور اور انگریزوں کے درمیان انجام پایا، ہندوستان کے تاجروں کو دریائے سندھ اور دوسرے خشکی کے راستے سے آمد و رفت کی اجازت دے دی گئی۔

فروری 1839ء میں انگریزوں نے اس معاہدے کو بھی توڑ دیا اور کراچی میں منوڑے کے قلعہ پر قابض ہو گئے اور 5 فروری 1839ء کو میران سندھ اور لارڈ آکلینڈ کے درمیان ایک نیا معاہدہ ہوا اور میران سندھ نے نہ صرف کراچی پر انگریزوں کا قبضہ تسلیم کر لیا بلکہ افغانستان کی مہم کے لئے انگریزی فوجوں کو سندھ سے گزرنے کی اجازت بھی دے دی۔ اگست 1839ء میں انگریزوں نے کابل پر قبضہ کر لیا مگر جنوری 1842ء میں افغانوں نے اپنا علاقہ انگریزوں سے واپس حاصل کر لیا اور انگریزوں کو ہزیمت اٹھا کر لوٹنا پڑا۔

ستمبر 1842ء میں سر چارلس نیپیئر سندھ میں برطانوی افواج کا کمانڈر مقرر ہوا جس نے نومبر 1842ء میں میران سے کراچی کے علاقے ٹھٹھہ، سکھر، بھکر، اور روہڑی کا قبضہ طلب کیا۔ نیپیئر نے میران سندھ کی باہمی چپقلش اور تخت کے لئے کی جانے والی سازشوں سے بھی فائدہ اٹھایا اور حکم جاری کیا کہ آئندہ سے سندھ میں صرف حکومت برطانیہ کا سکہ تسلیم کیا جائے گا۔ اس حکم کا نفاذ 14 فروری 1843ء کو ہوا جس سے میران سندھ میں حکومت برطانیہ کے خلاف جذبات بھڑک اٹھے اور حیدرآباد میں برطانوی ریذیڈنسی پر فوجوں نے حملہ کر دیا۔

تین دن بعد 17 فروری 1843ء کو حیدرآباد سندھ سے آٹھ میل کے فاصلے پر واقع میانی کے مقام پر انگریزوں اور میران سندھ میں فیصلہ کن جنگ ہوئی۔ 2800 سپاہیوں اور توپ خانے پر مشتمل فوج کی قیادت سر چارلس نیپیئر کر رہا تھا۔ دوسری طرف بہادر بلوچ تھے مگر ان میں عسکری قیادت اور تنظیم کا فقدان تھا۔ چنانچہ انگریز کامیاب ہوئے اور حیدرآباد کے قلعہ پر انگریزوں کا پرچم لہرانے لگا۔

سر چارلس نیپیئر سندھ کا پہلا گورنر مقرر ہوا اور سندھ پر انگریزوں کا یہ قبضہ 1947ء میں قیام پاکستان تک جاری رہا۔

الفضل اور کراچی کے احباب

مکرم عبدالرشید سماٹری صاحب کراچی نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل (آنریری) سے احباب جماعت نماز جمعہ کے بعد احمدیہ ہال میں رابطہ کر سکتے ہیں۔ الفضل جاری کروانے کیلئے فون نمبر 6320478 پر ان سے رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔ سالانہ چندہ -/2100 روپے ششماہی -/1050 روپے سہ ماہی -/525 روپے اور خطبہ نمبر =/450 روپے ہے۔ احباب جماعت الفضل کی توسیع اشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خریداران الفضل متوجہ ہوں!

بیرون از ربوہ خریداران الفضل کو چندہ الفضل ختم ہونے پر جب یاد دہانی کی چٹھی ملے تو چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں اور نمائندہ مینیجر الفضل کا انتظار نہ کریں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

دوا تدبیر ہے۔ اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے۔

کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ

نوجوانوں کے امراض ونفسیاتی بیماریاں

عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا

بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج

1954 NASIR ناصر 2010

دنیائے طب کی خدمات کے 56 سال

حکیم میاں محمد رفیع ناصر

مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ، گولبازار ربوہ

047-6211434
6212434
Fax:6213966

G.H.P کی معیاری زود اثر سیل بند پوٹینسی

پیکنگ پوٹینسی | 25ML گلاس شواب | 10ML پلاسٹک شواب

30/200/1000 | Rs 20/= | Rs 25/=

خوبصورت بریف کیس بمعہ 240,120,60 سیل بند ادویات کے علاوہ جرمن شواب سیل بند پوٹینسی رعایتی قیمت پر خریدیں۔

لمبے، گھنے سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز

سپیشل ہومیو ہیئر ٹانک

یہ تیل دماغ کی طاقت، بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی ٹانک ہے۔

رعایتی قیمت پیکنگ 120ML =/200 روپے

چھوٹے قد کا سپیشل علاج

تین مختلف مرکبات پر مشتمل قد کو بڑھانے کیلئے لڑکوں اور لڑکیوں کی الگ الگ زود اثر دوا ہے۔

دو ماہ کا علاج رعایتی قیمت =/300 روپے

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور

رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217

فون 047-6211399, 0333-9797797

راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ

فون 047-6212399, 0333-9797798

خبریں

سورج پر ایک صدی کی خاموشی کے بعد ہلچل، شمسی مشین بند

خلائی دوربین سے جاری ہونے والی تصاویر میں سورج کی سطح ایک صدی کے بعد انتہائی تغیر کا شکار ہے۔ سورج کی سطح پر گزشتہ ایک صدی کے دوران نسبتاً خاموشی رہی ہے۔ سورج پر تبدیلیوں میں تیزی زمین پر مواصلاتی رابطوں کو متاثر کرسکتی ہے۔ ماہرین فلکیات سورج کی سطح پر ایک عرصے سے جاری خاموشی سے پریشان تھے اور انہیں اس کی وجہ سمجھ میں نہیں آ رہی تھی، ان لوگوں کو یہ نہیں معلوم ہورہا تھا کہ سورج کے موسموں میں ٹھہراؤ اور اس پر اٹھنے والے شعلے میں کمی کی کیا وجہ ہوسکتی ہے اس موضوع پر نئی بننے والی اس امریکی شمسی رصدگاہ سے نئے حقائق سامنے آئیں گے جس کا جلد افتتاح کیا جا رہا ہے۔

آیوڈین کی کمی سے ہر سال 21 لاکھ بچے ذہنی طور پر پسماندہ پیدا ہوتے ہیں

طبی ماہرین نے کہا ہے کہ حاملہ خواتین میں آیوڈین کی کمی سے سالانہ اندازاً 21 لاکھ بچے گونگے، بہرے اور ذہنی طور پر پسماندہ پیدا ہوتے ہیں۔ سکول جانے والے بچوں میں آیوڈین کی کمی سے ہونے والی بیماری گلہڑ کی شرح شہری علاقوں میں 4.3 فیصد جبکہ دیہی علاقوں میں 8.2 فیصد ہے۔ ماہرین نے آیوڈین ملے نمک کے استعمال اور ماؤں کی طرف سے بچوں کو اپنا دودھ پلانے کے بارے میں آگاہی مہم کو مزید تیز کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ قومی سطح پر کروائے گئے سروے کے مطابق گھروں میں آیوڈین ملا نمک استعمال کرنے کی شرح 17 فیصد ہے، یہ شرح 56.42 فیصد ہونی چاہئے۔

واضح خوابوں کا بہتر یادداشت سے گہرا تعلق

ماہرین طب و نفسیات نے کہا ہے کہ جن لوگوں کے خواب واضح، بامعنی اور یاد رہنے کے قابل ہوتے ہیں، ان کی یادداشت مبہم خواب دیکھنے والوں کی نسبت زیادہ بہتر ہوتی ہے۔ امریکہ میں یادداشت غائب ہونے والی بیماری الزائمر پر کی جانے والی ایک تحقیق میں 786 افراد کے خوابوں، نیند اور یادداشت کے درمیان تعلق کو دیکھا گیا۔ ان افراد کی عمر 18 سال سے 65 سال کے درمیان تھیں۔ ماہرین نے دیکھا کہ جو لوگ خواب دیکھنے کے بعد ان کو یاد رکھتے تھے وہ عام زندگی میں بہتر یادداشت کا مظاہرہ کرتے، جو لوگ خوابوں کی جزئیات تک کو بیان کرتے وہ تخلیقی سطح پر بہتر تھے اور جو لوگ خواب دیکھ کر فوراً بھول جاتے وہ عام زندگی میں غیر حاضر دماغ اور افراتفری کا شکار رہنے والے تھے۔ ماہرین نے کہا کہ خواب بھی یادداشت کا حصہ ہیں جس سے دماغی صلاحیت کو جانچنے میں مدد ملتی ہے۔

مکرم سید سعید الحسن صاحب نائب امیر و مربی انچارج گیمبیا

مربیان گیمبیا کا پندرہ روزہ ریفریشر کورس

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ماہ اکتوبر 2009ء میں ملک بھر کے مربیان کا ریفریشر کورس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ ملک کے لوئر ریجن مانسا کونکو کے طاہر احمدیہ سینئر سیکنڈری سکول میں مورخہ 2/اکتوبر تا 15/اکتوبر 2009ء کو ہونے والی اس پندرہ روزہ کلاس میں ملک بھر کے 35 لوکل مربیان میں سے 32 حاضر تھے۔ اسی طرح تمام مرکزی مربیان بھی شامل تھے اس طرح کل شاملین کی تعداد 42 تھی۔

تدریسی مضامین کے لئے قرآن، یسرنا القرآن، کلام، فقہ اور نظام جماعت کو لیا گیا۔ مرکزی مربیان اور سینئر لوکل مربیان نے تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ معلمین کی ٹریننگ کے لئے ہر روز انہی میں سے امام الصلوۃ کا انتخاب کیا جاتا رہا۔ اسی طرح امام الصلوۃ کا فرض تھا کہ کسی تربیتی پہلو پر فجر کی نماز کے بعد دس منٹ کا درس دے۔ ہر روز سینئر و مرکزی مربیان کا پینل تشکیل دیا جاتا رہا جو مغرب کی نماز سے رات نو بجے تک سوالات کے جواب دیتا۔

دن کا آغاز تہجد با جماعت سے ہوتا رہا جس کے بعد نماز فجر اور درس القرآن کا اہتمام بھی رہا۔ ناشتہ کے بعد ساڑھے آٹھ بجے تا ڈیڑھ بجے تدریس کا پہلا سیشن ہوتا اور دوسرا سیشن عصر سے مغرب تک جاری رہتا۔

مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کرنے کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ جاری کیا جاتا جو رات نو بجے تک جاری رہتا۔ نو بجے کھانے کا وقت تھا جس کے بعد انفرادی سٹڈی اور آرام کا وقت تھا۔

اللہ کے فضل سے کلاس بہت کامیاب تھی اور تمام معلمین نے بھرپور حصہ لیا۔ معلمین کی توجہ برقرار رکھنے کے لئے سات دن کے بعد امتحان لیا اور فائنل امتحان کلاس کے اختتام سے ایک دن قبل لیا گیا۔

اختتامی تقریب کے لئے مکرم امیر صاحب جماعت گیمبیا، بانجل سے ایک وفد کے ساتھ پہنچے۔ مکرم امیر صاحب نے پوزیشنز لینے والوں میں انعامات تقسیم کئے اور خطاب فرمایا اور یوں اس پندرہ روزہ ریفریشر کورس کا اختتام ہوا۔

(الفضل انٹرنیشنل 8 جنوری 2010ء)

ربوہ میں طلوع و غروب 17۔فروری

طلوع فجر	5:22
طلوع آفتاب	6:47
زوال آفتاب	12:23
غروب آفتاب	5:58

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجرکار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4607400

نواب شاہی گولیاں مردانہ طاقت کی دوا 8000/- روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 Fax:6213966

ری پبلک UPS اینڈ کولنگ سنٹر
لوڈشیڈنگ سے فوری نجات
ٹی وی، کمپیوٹر، فیکس، پرنٹر اور سیکیورٹی کیمرہ (بیوت الذکر سکول اور کالجز) کو چلانے کیلئے گارنٹی شدہ UPS بیٹری، چارجرز، سٹیبلائزر حاصل کریں
ہر قسم کے ایئرکنڈیشنرز اور ریفریجریٹرز کی انسٹالیشن، مینٹیننس اور ہر کپیسٹی کے نئے واٹر چلر بنوانے کے لئے
رابطہ: دھوبی گھاٹ مین بازار فیصل آباد
موبائل: 0300-6652912 فون: 041-2635374

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

البشیرز
اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم پتوکی 049-4423173 - 047-6214510

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز، بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل (بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
ویزہ پروٹیکٹر، ٹریول انشورنس، ہوٹل بکنگ کی سہولت
وزٹ ویزہ اور امیگرینٹ ویزہ کی معلومات اور فارم پُر کروانے کی سہولت
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtaiztravels@hotmail.com

ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
شاہد الیکٹرک سٹور
متصل احمدیہ بیت الفضل
گول امین پور بازار فیصل آباد
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد
فون: 2632606-2642605

کراچی الیکٹرک سٹور
گھریلو اور کمرشل استعمال کیلئے موٹرز اور پمپس پانی کی تمام مشینری دستیاب ہے
2۔ نشتر روڈ (برانڈرتھ روڈ) لاہور
طالب دعا: شوکت محمود 0345-4111191

Canada
"Immigration In 6 to 12 Months"
Occupations in Demand
Doctors, Lecturers, Finance, Accounts, Construction & IT Managers!!
Contact for Appointment:-
Education Concern®
03328660363 /042-35162310
67-C, Faisal Town, Lahore
(Opposite Gourmet Restaurant).
Canada@educationconcern.com
www.educationconcern.com

Mob: 0300-9491442
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
دلہن جیولرز
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم سرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیں
Email:citipolypack@hotmail.com

FD-10

SPECIAL OFFER
Pana Sonic TV 29" With Guaranty Made in Malayasia 20900/=
LG- Microwave Steam Shef
Rice-Cooker Stain less Steel 9900/=
With Guaranty Imported Model 5684
FAKHAR ELECTRONICS فخر الیکٹرونکس
PH:042-7223347,7239347,7354873,7113346
Mob:0300-4292348,0300-9403614
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور